دار زايـد للثقافـة الإسلاميـة
Zayed House For Islamic Culture

تحفظِ علمی رواداری کی بنیاد ہے!

تحریر: مریم حمود

ترقی یافتہ معاشروں میں علم کے تحفظ کے بارے میں تجسس ہمیشہ کسی بھی صورت قائم رہتا ہے جس کی بناء پر وہ ہمیشہ اپنے قیام امن کی حفاظت کے لیے اس کی جستجو میں رہتے ہیں کیونکہ معاشرے کی ترقی علمی تحفظ کے بغیر اپنا دوام کھو بیٹھتا ہے اس لیے کہ تحفظ علمی کا کسی معاشرے میں موجود ہونا اس معاشرے کی شناخت ، ثقافت ، قیام امن ، اور حسن معاشرت کی موجودگی کی عکاسی کرتا ہے۔

تحفظ علمی کی تعریف علماء نے یہ کی ہے کہ یہ عکاسی کرتا ہے فکر اور فہم کے تحفظ کی اور انسان کو اپنے اردگرد کی دنیا کا احساس اور شعور دیتا ہے اور اسے ہر اس چیز سے محفوظ کرتا ہے جو اس کے اعتدال پر اثرانداز ہو یا اسکی ثقافت یا اخلاقی اقدار کے لیے چیلنج بنے۔

معاشرے میں امن کو بحال رکھنا یہ صرف سیکورٹی فورس کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ معاشرے کی تمام افراد پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ امن کے قیام میں اپنا حصہ ڈالے، جب ہم اسلامی ثقافت کی بات کریں تو وہ انسانی جان، مال، نسل اور مذہب کی حفاظت پر زور دیتا ہے اور یہ چیز ان پانچ ضروریات میں شامل ہیں جو کسی بھی معاشرے کی سلامتی کے لیے ضروری ہیں ان تمام چیزوں کا خیال اس لیے رکھنا پڑھتا ہے کہ انسان رہنے سہنے کے اعتبار سے ان کی مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ اسلام چونکہ خیر ہی خیر ہے جو عدل وانصاف، شفقت و صلح کی قیام پر زور دیتے آرہا ہے اور اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ انسان کی نفس کی حفاظت اور علمی اعتبار سے کوشش کرنے والی عقل سے ہی یہ چیزیں ممکن ہیں ، بیشک اللہ تعالی نے انسان کو شعور و احساس کی نعمتوں سے نواز کر اس پر بڑا احسان کیا ہے اور اس کو ان چیزوں مکلف بنانا ہی اس کے اعلی مرتبہ ہونے کی سبب ہے۔

کسی بھی ملک کے قیام امن اور استحکام کا دارومدار اس کے افراد میں شعور اور احساس ہے کی بیداری پر ہوتی ہے اور اس بات کا اس میں بڑا دخل ہے کہ اس معاشرے کے افراد میں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کی کتنی صلاحیت موجود ہے اور دوسرے ثقافتوں کے ساتھ باہمی گفت وشنید کا معیار کیا ہے کیا ان کے درمیان رواداری کا تسلسل جاری ہے۔ تب یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ ایک مشترکہ ذمہ داری ہے جس سے کوئی بھی مبرا نہیں ہے، دوسری چیز

یہ ہے کہ جب کوئی معاشرہ ایک ایسا معاشرہ بنتا ہے کہ جو احساس و شعور و فکر کی دولت سے اپنے آپ کو مزین کرتا ہے تاکہ وہ احساس کا مرکز بنے اور دوسروں کو قبول کرنے کا جگر بھی پیدا کرے اور ان کے ہاں رواداری محض باتوں میں نہ ہو بلکہ معاشرے کے افراد میں بھی اس کا عملی مظاہرہ نظر آتا ہو تو اس معاشرے کا مستقبل امن اور استحکام نظر آجاتا ہے۔

تحفظ علمی کے بہت سارے فائدے ہیں مثلا یہ معاشرے میں رواداری کی کلچر کو عام کرنے کے ساتھ اجتماعی شعور و احساس کو بھی مہمیز دیتا ہے نہ صرف اس پر اکتفا کرتا ہے بلکہ تمدنی ترقی کی راہیں بھی کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں امن و استحکام کے بھی فروغ دیتا ہے جو کسی بھی معاشرے کے افراد کی آپس میں بھائی چارگی کے تعلقات کے مستحکم ہونے کی ضامن ہیں، اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ کسی بھی معاشرے میں امن وہ بنیادی اکائی ہے جس کی بنیاد محبت ہے اور اس بات سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتی کہ معاشرے میں رواداری اور تحفظ علمی کا آپس میں ایک گہرا ربط ہے جب کسی معاشرے میں شعور بڑھتا جاتا ہے تو اس کے ساتھ سوچ بھی بلندی کی منازل طے کرتی جاتی ہے پھر اس میں رواداری کی روایت پروان چڑھتی ہے اور دوسرے معاشروں کے مقابلے میں ایک دوسرے کے قبول کرنے کا جذبہ زیادہ ہوتا ہے اسی لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ان تمام چیلنجز پر نظر رکھی جائے تو کسی بھی صورت میں معاشرے میں موجود رواداری پر اثرانداز ہوتے ہیں تاکہ ان کے منفی اثرات سے معاشرے کے افراد کو بچایا جا سکے اور شعور اور سوچ کو پروان چڑھاتے ہوئے ان چیلنجز سے نبرد آزما ہونا ممکن ہو جائے۔

بیشک یہ بات بھی مدنظر رکھنی چاہئے کہ اجتماعی شعور کو معاشرے میں پروان چڑھانے کے لیے انفرادی شعور کا وجود بھی بہت ضروری ہے کیونکہ معاشرے کے کئی ایک فرد کا تحفظ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے جس طرح یہ انفرادی شعور افراد کے کردار اور طرز عمل کی بنیاد ہے جس کی سبب معاشرہ جمود سے نکلنے میں کامیابی کے منازل طے کرتا جاتا ہے اور یہ جمود کسی بھی معاشرے کے لیے ایک تمدنی موت ہوتی ہے جب کسی معاشرہ جمود سے نکل کر

حرکت کی راستوں پر چل پڑتا ہے تو اس کے لیے تمدنی ترقی کے منازل طے کرنے میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہو سکتی۔

اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں کہ دین اسلام افراد اور معاشروں کے درمیاں مکمل یک جہتی کی ضرورت پر زور دیتے آرہا ہے جس طرح کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ "تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف ونرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ معاشرے میں رواداری اور آپس میں الفت و محبت کو پیدا کرنے اور پروان چڑھانے میں تحفظ علمی کا ایک اہم کردار ہے جس کی وجہ سے یہ تمام خوبیاں جو ایک معاشرے کو باقی رکھنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں ممکن ہو جاتی ہیں۔